دل کی بات

نیو ورلڈ آرڈر

عراق پر امریکہ نے ۲۸ ملکوں کی فوجی مدد سے وحشیانہ حملہ کیا اور ہنستے کھیلتے عراق کو ویرانہ آباد میں بدل کر رکھ دیا، ۵۶ سے ۹۰ تک روس کو دنیا کے تمام خطوں سے نکال کر روس میں ہی مقید کر دینے کی امریکی پالیسی بھی کامیاب رہی۔ ۹۱ء میں روس کو سیاسی طور پر تتر بتر کرنے میں بھی امریکی پالیسیوں کی کامیابی کا دخل عمل ساتھ ساتھ رہا تاآنکہ آج امریکہ پوری دنیا میں اپنا سیاسی اقتصادی اور فوجی تسلط قائم کرنے کے دیرینہ خواب کی تکمیل کے مراحل میں ہے۔

امریکہ اس حد تک تجاوز حاصل کرنے میں اس لئے کامیاب ہوا کہ ترقی پذیر ممالک جو اپنی ترقیاتی منزلیں طے کرنے میں بیرونی امداد کے بہر نوع محتاج ہیں اپنا کاسۂ گدائی لئے ہر پانچ برس بعد امریکہ جاتے رہے اور امریکی بھیک پر گزر بسر کرتے رہے ترقی یافتہ ملک جب بھی کسی ترقی پذیر ملک کو اقتصادی یا نیم فوجی امداد دیتے ہیں تو اپنا کلچر اور سیاست بھی ہمراہ بھیجتے ہیں جس کے نتیجے میں ترقی پذیر قومیں اور ان کی حکومتیں اسی کلچر اور سیاست کی دلدل میں دھنستی چلی جاتی ہیں افکار نظریات، اعمال، اخلاق سماجی رویے اور بھرنے والے نت نئے جذبے اسی "امدادی" قوت کی طرف قبلہ درست کرتے رہتے ہیں اور یہ تو بالکل فطری عمل ہے "جس کا کھائے اسی کے گن گائے" دنیا کی سیاسی قوت کا توازن تب قائم رہ سکتا تھا اگر کوئی دوسری سپر پاور بھی وہی ذرائع اور طریق کار اختیار کرتی جو امریکی ماہرین سیاست نے اپنائے ہوئے تھے لیکن ہوا یہ کہ روسی سپر پاور نے نظریہ تو ایکسپورٹ کیا مگر ترقی پذیر ممالک کی وہ مدد نہیں کی جن سے انہیں وہ مقام حاصل ہوتا جس کی انہیں طلب تھی کمیونزم کا نظریہ اپنانے والوں نے دیگر تمام نظریات کو باطل قرار دینے میں اخلاقی حدود بھی پامال کیں مگر سرمایہ دارانہ نظام کے بدنام زمانہ کارندوں نے اخلاق و اعمال کی مشابہت بھی قائم رکھی "امداد" بھی دی "فکری وحدت" بھی قائم کرتے رہے اور بالآخر وہ ہمہ قسم برتری قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے غور طلب بات یہ ہے کہ امریکہ کی یہ کامیابی کا ہی ایک کرتب ہے یا اس کے پس منظر میں کوئی طویل داستان "انتقام" کار فرما ہے! ہم مسلمان ہیں اور مسلمان ہونے کے عظیم ناطہ سے ہمیں قرآنی رہنمائی ہی کافی ہے قرآن کریم نے یہود و نصاریٰ کو اللہ اور مومنین کا بدترین دشمن قرار دیا ہے قرآن کریم کے اس حوالے سے ہی یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جب سے اسلام نے یہودیوں اور عیسائیوں سے ان کی قوت حاکمہ چھینی ہے وہ تب سے ہی اسی فکر میں ہیں کہ کس طرح پوری دنیا کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً پوری دنیا میں زیر دست رکھا جائے اور انہیں کسی اعتبار سے بھی قوت موثرہ نہ بننے دیا جائے اس عمل خبیث میں صرف یہودی لابیاں ہی سرگرم نہیں بلکہ عیسائی لابیاں بھی پوری تندہی کے ساتھ مصروف جنگ ہیں، حکومتی سطح پر پورے عالم میں عیسائی برسر اقتدار ہیں جبکہ یہودی ان کا "بازوئے تدبیر زن" ہیں تدبیر و تقدیر

کے اس قضیہ میں "اعمال" کا سو فیصد دخل ہے ہم بحیثیت مسلم امت کے اگر اس پہلو پر دیانت داری سے غور کریں تو یہ بات لمحوں میں دل کی گہرائیوں سے ابھر کر سامنے آجاتی ہے کہ ہم نے اپنے ظاہری اور باطنی رویوں میں یہودیوں اور عیسائیوں کی بھرپور پیروی کی ہے اور اس "تابعداری" کے عمل میں خوفناک حد تک آگے بڑھ گئے ہیں کہ اب ہمارے لئے اس عذاب تہذیب سے نکلنا نہ صرف یہ کہ ممکن نہیں رہا بلکہ یہ تہذیب خبیث ہماری رگ و پے میں اس طرح سرایت کر چکی ہے کہ اب ہم نے تہذیب مصطفوی کا علی الاعلان انکار شروع کر دیا ہے ہم اس کی اپوزیشن بن چکے ہیں ہمارے میڈیاز تہذیب مصطفوی کے بدترین دشمن کا روپ دھار چکے ہیں اور بہروپ ہمارا احیاء اسلام بن چکا ہے! مسلمانوں کے تمام ممالک میں یہی نظریہ کارفرما ہے! اور یہ کمزور اور ناقص عمل یہودیوں اور عیسائیوں کی منشاء کے عین مطابق ہے اسی لئے پوری مسلم دنیا میں احیاء اسلام کی تحریکوں کی سرپرستی در پردہ یہودی اور عیسائی لابیاں کر رہی ہیں۔

تحریک احیاء اسلام کے کارکن وسائل سے مالامال اور ٹھاٹھ سے جی رہے ہیں اس کے برخلاف جو طبقے نفاذ اسلام کی بات کرتے ہیں اور اپنے ذاتی وسائل سے اپنی تحریک نفاذ اسلام کی تگ و دو میں مصروف یا برسر جنگ ہیں انہیں بنیاد پرست کا طعنہ اور گالی دیکر ان کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے انہیں مزید کمزور کرنے کے لئے "میڈیاز" ان سے عدم تعاون کرتے بلکہ ان کے خلاف پراپیگنڈہ مہم کے سرخیل بنے ہوئے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جدید تہذیب کا متوالا بد عمل مسلمان ان پاکبازوں کے خلاف نفرت کے الاؤ جلانے میں دن رات مصروف ہے جو مسلم دنیا میں نفاذ اسلام کی سرد جنگ کی دینی جدوجہد میں مگن ہیں حادثہ یہ ہے کہ پاکستان کی حکومت اور اپوزیشن دونوں ہی اس مکروہ "دھندے" میں گم ہیں اور یہودیوں عیسائیوں کی طاقتور لابیوں کے زیر اثر ہیں اور بے مقصد کی سرد جنگ ملک میں شروع کر رکھی ہے جس کا نتیجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ ایک گروپ کو بدنام ذلیل اور رسوا کرکے اقتدار سے محروم کیا جائے اور دوسرے گروپ کو برسر اقتدار لایا جائے حقیقتاً برسر اقتدار طبقہ پر واجب ہے کہ وہ نفاذ اسلام کی طرف اپنا قبلہ درست کرے اور اس کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دے جو پاکستان کے قیام کا اصل مقصود و مطلوب ہے۔

بدترین شخص

یہ بالکل درست بات ہے کہ موجودہ عہد کا مسلمان عہد اول کے مسلمان سے لگا نہیں کھاتا یہ بھی درست ہے کہ انقلاب ایران کے منفی رجحانات سے پیدا ہونے والی مذہبی طبقاتی انارکی بھی اسی عہد خراب کی پیداوار ہے اور اس انارکی نے پہلے عراق کو تہس نہس کیا اور اب ان انارکسٹوں کا رخ پاکستان کی طرف ہے اس سب کچھ کے باوجود بہر نوع ہم مسلمان ہیں اور ہماری نسبت سید کائنات رحمت کائنات سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے ہم کسی معنی میں بھی یہودیوں اور عیسائیوں سے برے نہیں ہیں گزشتہ دنوں جارج بش نے مسلم دشمنی کے کافرانہ جذبہ خبیثہ میں ڈوب کر عراق کے مرد آہن کو دنیا کا احمق ترین شخص لکھا ہے میں سمجھتا ہوں کسی بھی مسلمان کو جب کوئی کافر ایسے مکروہ ناموں سے یاد کرتا ہے تو وہ خود دنیا کا بدترین شخص ہوتا ہے۔